تفسیر القرآن

اسلام ہی مدارِ نجات ہے

تفسیرِ قرآنِ کریم

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری

اسلام ہی مدارِ نجات ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (پ3، اٰل عمران:19)

تفسیر: اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا خالق، مالک، رازق اور پالنے والا ہے خواہ وہ کسی بھی دین ومذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا، وہی سب کو رزق دیتا اور سبھی کو حیات اور لوازماتِ حیات عطا فرماتا ہے۔ یہ سب سلسلۂ تکوین یا آسان الفاظ میں نظامِ کائنات ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جانوروں کی طرح صرف کھانے، پینے اور خواہشات پوری کرنے کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ ان کے لئے ایک خاص مقصدِ حیات مُتَعَیَّن فرمایا ہے، اس لئے انہیں بغیر ہدایت کے نہیں چھوڑا بلکہ حقیقی کامیاب زندگی گزارنے، مقصدِ حیات کو پورا کرنے اور بارگاہِ الٰہی میں سُرخُرو ہونے کے لئے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے اسلام کی صورت میں ہمیشہ ایک بہترین طریقہ عطا فرمایا ہے اور اس سلسلۂ ہدایت کو اپنے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مکمل فرمادیا۔ اب انہی کی نُبوت کا دور ہے اور انہی کی پیروی میں نجات ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر صرف یہی دین "اسلام" ہے جیسا کہ درج بالا آیت میں بیان ہوا ہے۔ مزید تفہیم کے لئے اسی بات کو کچھ تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے:

(1) اگرچہ ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لیکن اب اسلام سے مراد صرف وہ دین ہے جسے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لے کر آئے ہیں۔ (2) ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینِ اسلام ہی وہ آخری دین ہے جو قیامت تک باقی رہے گا اور جسے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے حتمی، فیصلہ کُن اور کامل دین قرار دیا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے، ارشاد فرمایا: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (پ6، المآئدہ:3) (3) اس دینِ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہرگز مقبول نہیں خواہ وہ بت پرستی، آتش پرستی، مظاہر پرستی کا دین ہو یا کوئی آسمانی کہلانے والا دین، جیسا کہ ارشاد فرمایا: ﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۸۵)﴾ ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (پ3، اٰل عمران:85) (4) ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامت تک تمام انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور آخرت کی کامیابی، جہنم سے چھٹکارا اور جنّت کے حصول کی قطعی شرط اب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا ہے، جیسا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اس اُمّت میں سے جو آدمی بھی خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی، میری نبوت کی خبر سنے، پھر وہ اس شریعت پر ایمان لائے بغیر مرجائے جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ جہنمی ہے۔ (مسلم، ص82، حدیث:386)

بقیہ صفحہ   پر ملاحظہ فرمائیے!

تو روزانہ ہی یہ سعادت پایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ** کے ترغیب دِلانے پر کئی اسلامی بھائیوں نے روزانہ "مَدَنی دورہ" کرنے کی ترکیب بنائی جیسا کہ بابُ المدینہ کراچی میں پاک نُوری کابینہ کے ڈویژن نگاہِ مُرشد، علاقہ ضیائی کے اسلامی بھائیوں نے "مَدَنی دورہ" کی مجلس بناکر روزانہ "مَدَنی دورہ" کرنے کی ترکیب کی اور اس کی کارکردگی امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں پیش کر کے دُعائیں لیں۔ (ماہنامہ فیضان مدینہ (مارچ)، ص25)

مَدَنی دورہ کی مَدَنی بہار دہلی (ہند) کے علاقہ سیلم پور کے نَومُسلم (New Muslim) نوجوان اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد مختلف علاقوں میں مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "قَنّوج" شہر کے محلّہ "کاغزیانی" میں جب "مَدَنی دورہ" کیلئے پہنچا تو وہاں کی "پُرانی مسجد" کے سامنے والا میدان لوگوں سے بھرا پایا، کوئی تاش کھیلنے میں تو کوئی جُوئے میں مصروف تھا۔ میں نمازِ عصر کے بعد ان لوگوں کے پاس نیکی کی دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا، اوّلاً کچھ نامُناسِب رویّے کا سامنا کرنا پڑا، البتّہ جب میں نے نیکی کی دعوت دی اور اپنے حال ہی میں مسلمان ہونے کا بتایا تو وہاں موجود لوگ رونے لگے اور سبھی ہمارے ساتھ مسجد میں چلنے کیلئے تیار ہوگئے، نمازِ عصر میں ہم دو نمازی تھے مگر حیرت انگیز طور پر نمازِ مغرب میں تین صفیں بن گئیں۔ ایک بُزُرگ فرمانے لگے: "میں ان لوگوں کو دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہوگیا ہوں، آج پہلی بار انہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں۔" (ملخص از، تذکرہ امیر اہل سنت، قسط:1، ص21)

"مدنی دورہ" کا تفصیلی طریقہ کار جاننے کے لئے کتاب **"نیک بننے اور بنانے کے طریقے"** اور رسالہ **"بارہ مدنی کام"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"12 مدنی کاموں"** کے الگ الگ رسائل مکتبۃ المدینہ سے شائع ہورہے ہیں، عنقریب **"مدنی دورہ"** کا رِسالہ بھی منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے
میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ

بقیہ: تفسیرِ قرانِ کریم

5 جو دینِ اسلام پر نہیں یا اِس دین پر تھا اور پھر چھوڑ دیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ قران میں انتہائی واضح، صاف، صریح، غیر مُبْہَم الفاظ میں ایک آدھ جگہ نہیں بلکہ سینکڑوں جگہ بیان فرمادیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ماننے والے یعنی مسلمان ہی نجات پانے والے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منکر خواہ مشرک ہوں یا مرتد یا دیگر اَدیان کے پیروکار وہ سب بلاشک وشبہ جہنمی ہیں۔ ارشاد فرمایا: ﴿وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾﴾ ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی مرجائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (پ2، البقرہ:217)

قران و حدیث کی قطعی تعلیمات و تصریحات کی روشنی میں درج ذیل عقائد ہمارے دین کے بنیادی عقائد ہیں:

1 اِسلام ہی آخری، مقبول اور نجات دلانے والا دین ہے۔ **2** اِسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی پیروی کرنا خدا کی بارگاہ میں مقبول نہیں خواہ وہ سابقہ آسمانی دین ہو یا کفر و شرک کا کوئی اور دین۔ **3** کوئی شخص عبادات و اخلاقیات کی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرلے جب تک وہ مکمل طور پر بطورِ عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا تب تک آخرت کے ثواب کا مستحق نہیں، ہاں دنیا میں اسے اچھے اعمال کا بدلہ مل سکتا ہے۔ **4** اللہ تعالیٰ کے اِن فیصلوں کو ماننا فرض ہے اور ان سے کسی طرح رُوگردانی کی اجازت نہیں۔ **اللہ ہمیں اسلام پر اِستقامت عطا فرمائے اور حالتِ ایمان میں عافیت کی موت نصیب فرمائے، اٰمین۔**